خزینۃ الاصفیا

ایک ہزار سے زائد اکابر صوفیاء کرام کا اہم تذکرہ

تالیف لطیف

مفتی غلام سرور لاہوری قدس سرہ

ترتیب و ترجمہ

جناب محمد ظہیر الدین صاحب بھٹی

مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ ۔ لاہور

جلد سوم —— مخزن چہارم (۴)

سلسلہ نقشبندیہ

خزینۃ الاصفیاء

ایک ہزار سے زائد اکابر صوفیاء کرام کا اہم تذکرہ

تالیف لطیف

مفتی غلام سرور لاہوری قدس سرہٗ

ترتیب و ترجمہ

جناب محمد ظہیر الدین صاحب بھٹی

مکتبہ نبویہ

گنج بخش روڈ ○ لاہور

جلد سوم ــــ مخزن چہارم (۴)

سلسلہ نقشبندیہ

نام کتاب	خزینۃ الاصفیاء
نام مولف	مفتی غلام سرور لاہوری رحمتہ اللہ علیہ (م ۱۳۰۷ھ)
سال طباعت فارسی ایڈیشن	۱۲۹۰ھ
سال طباعت اردو ترجمہ	۱۴۱۴ھ / ۱۹۹۴ء
مترجم	محمد ظہیر الدین بھٹی، ایم۔اے
کمپوزنگ	المدد کمپوزرز، راج گڑھ، لاہور
ناشر	مکتبہ نبویہ، گنج بخش روڈ، لاہور
طابع	نصرت پریس لاہور فون نمبر، 7239807 - 7238701 - 7233910
قیمت مجلد	۶۶ روپے

شیخ بایزید نے آنکھ کھولی تو ابوموسیٰ سے مخاطب ہو کر فرمایا "ابوموسیٰ گزشتہ رات جو تو نے خواب دیکھا اس کی تعبیر یہ ہے کہ تو نے اپنے سر پر میرا جنازہ اٹھایا اور عرش الٰہی سے مراد بایزید کا جنازہ ہے"۔

ولادت اور وفات: شیخ بایزید ۱۳۳ھ میں پیدا ہوئے۔ اور صحیح قول کے مطابق ۱۵ شعبان بروز جمعہ ۲۶۱ھ میں فوت ہوئے۔ آپ کی عمر ۱۲۸ سال ہے۔ آپ کا مزار بسطام میں ہے۔ صاحب "مخبر الواصلین و تذکرہ العاشقین" نے آپ کا سال وفات ۲۶۲ھ اور ۲۶۴ھ تحریر کیا ہے۔

قطعہ

شیخ کونین بایزید ولی شاہ والا ولی عالی جاہ

سال تولید او اگر خواہی کن رقم "بایزید اہل اللہ"

۲۶۱ھ

ہست "دیندار" انتقالش نیز اہل دین بایزید حق آگاہ

۲۶۱ھ ۲۶۱ھ

باز مہدی ہادی آفاق پس بخواں "حق طلب ولی اللہ"

۲۶۱ھ ۲۶۱ھ

شیخ ابوالحسن خرقانی قدس اللہ باسرارہ السامی

آپ کا اسم گرامی علی بن جعفر رحمۃ اللہ علیہ ہے۔ "خرقان" قزوین کے قریب ایک موضع ہے جہاں شیخ کی سکونت تھی۔

آپ اپنے وقت کے غوث اور قطب تھے۔ سلطان المشائخ اور قطب اوتاد تھے۔ طریقت میں آپ کی نسبت شیخ بایزید بسطامی کی روحانیت سے متعلق تھی۔

کر ان کے آستانہ میں پھینک دیا۔ شیخ کو اس بارے میں کچھ معلوم نہ ہوا۔ آپ کی بیوی جو کہ آپ کی منکر تھی کہنے لگی "تم نے اتنے میل دور قافلہ پر غارت گری تو بتا دی مگر اپنے بیٹے کے مارے جانے کا حال نہ جان سکے یعنی اس کا اظہار نہیں کیا۔ فرمایا "جب میں نے باطن کی آنکھ سے قافلہ کا حال دیکھا تو اس وقت پردے اٹھائے گئے تھے اور جب لوگوں نے میرے بیٹے کو شہید کیا اس وقت پردے گرے ہوئے تھے کہ اس پر "الخبو لی مع اللہ" گواہ ہے۔

ایک رات شیخ ابوالحسن نماز ادا کر رہے تھے۔ غیب سے آواز آئی کہ "اے ابوالحسن! کیا تم پسند کرو گے کہ تمہارے بارے میں جو کچھ ہم جانتے ہیں، مخلوق کو بتا دیں تاکہ لوگ تمہیں سنگسار کریں"۔

جواب دیا "اے خداوند کریم! کیا تو چاہتا ہے کہ جو کچھ میں تیری بے حد و انتہا رحمت کے بارے میں جانتا ہوں اور دیکھتا ہوں مخلوق کو بتا دوں تاکہ کوئی شخص تجھے سجدہ نہ کرے"۔

جب شیخ کی وفات کا وقت قریب آیا تو آپ نے وصیت کی کہ میری قبر ۳۰ گز تک گہری کھودی جائے۔ اس لیے کہ بسطام اس زمین کی سطح سے بہت نیچے ہے اور یہ خلاف ادب ہوگا کہ میرا جسم حضرت بایزید بسطامی رحمتہ اللہ علیہ کے جسم سے اوپر ہو۔ آپ نے وفات پائی تو لوگوں نے آپ کی وصیت پر عمل کیا۔ دفن کے بعد ایک بڑا سفید پتھر آپ کی قبر پر دیکھا گیا۔ آپ کی قبر کے آس پاس شیر کے قدموں کے نشان تھے۔ اس لیے لوگ سمجھ گئے کہ یہ پتھر شیر ہی نے رکھا ہے۔ کچھ عرصہ تک شیر حضرت کے مزار پر انوار پر آتا رہا اور مزار کا طواف کرتا رہا۔

جو بھی شخص حضرت کے مزار کے پتھر پر ہاتھ رکھتا ہے اور اللہ سے اپنی